Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 30- دسمبر 1999ء - 21 رمضان 1420 ہجری - 30 فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 297

رمضان اور والدین

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وہ آدمی بڑا بدنصیب ہے جس کی زندگی میں رمضان آیا اور گزر گیا اور اس شخص کے گناہ نہ بخشے گئے اور وہ آدمی بھی بڑا بد قسمت ہے جس نے زندگی میں بوڑھے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اس نے جنت حاصل نہ کی۔

(مسند احمد جلد2 ص254)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 289)

مسکین سے مراد والدین بھی ہیں۔ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرے تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔ پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہو گا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 599)

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اللہ نے حکم دیا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

قرآن مجید نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکر گزار بچے بن کر رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (-) حسن سلوک کرنے والے بنو اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے جو قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے (-) تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان میں کسی ایک پر یا ان دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

(-) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حسن سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔

(-) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں تو کسی کو میرا شریک

باقی صفحہ 2 پر

مقابلہ بین المجالس خدام

○ مقابلہ بین المجالس خلافت جوبلی علم انعامی خدام سال 99-1998ء 78-1377ھ میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا حیدر آباد اول قرار پائی ہے۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ سول لائن گوجرانوالہ دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سوم قرار پائی ہے۔

چہارم مجلس خدام الاحمدیہ راجگڑھ لاہور
پنجم مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد
ششم مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ کراچی
ہفتم مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی
ہشتم مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی
نہم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
دھم مجلس خدام الاحمدیہ ٹاؤن شپ لاہور

(معتمد خدام الاحمدیہ)

مقابلہ بین المجالس اطفال

○ مقابلہ علم انعامی بین المجالس اطفال 99-1998ء 78-1377ھ میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ نارتھ کراچی اول قرار پائی ہے۔

اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ راجگڑھ لاہور دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور سوم قرار پائی ہے۔

چہارم مجلس اطفال الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پنجم مجلس اطفال الاحمدیہ ملیرکینٹ کراچی
ششم مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
ہفتم مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ
ہشتم مجلس اطفال الاحمدیہ لطیف آباد حیدر آباد
نہم مجلس اطفال الاحمدیہ بلدیہ ٹاؤن کراچی
دھم مجلس اطفال الاحمدیہ فیکٹری ایریا حیدر آباد

(معتمد خدام الاحمدیہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 31- دسمبر 1999ء

5-00 a.m.	تلاوت- خبریں-
5-35 a.m.	چلڈرنز کارنر ورکشاپ-
6-10 a.m.	درس القرآن- دوبارہ-
7-30 a.m.	لقاء مع العرب-
8-30 a.m.	اردو کلاس-
9-30 a.m.	رمضان کے بارے میں پروگرام-
9-50 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس-
11-05 a.m.	تلاوت- خبریں-
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر ورکشاپ
12-05 p.m.	کوئز تاریخ احمدیت-
12-50 p.m.	سرائیکی پروگرام
1-55 p.m.	لقاء مع العرب-
2-50 p.m.	اردو کلاس-
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-30 p.m.	بنگالی سروس-
5-05 p.m.	تلاوت- درس ملفوظات-
5-50 p.m.	درود شریف-
6-00 p.m.	خطبہ جمعہ
7-00 p.m.	ڈاکومنٹری
7-25 p.m.	ینگ لجنہ کی حضور سے ملاقات-
8-25 p.m.	خطبہ جمعہ- (دوبارہ)
9-25 p.m.	چلڈرنز کارنر-
9-55 p.m.	جرمن سروس-
11-05 p.m.	تلاوت- رمضان پروگرام-
11-30 p.m.	اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ یکم جنوری 2000ء

12-35 a.m.	لقاء مع العرب-
1-35 a.m.	بیلجیئن پروگرام- چلڈرنز کلاس-
3-55 a.m.	ینگ لجنہ کی حضور سے ملاقات-
5-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر- از ایم ٹی اے کینیڈا-
6-10 a.m.	لقاء مع العرب-
7-10 a.m.	ہفتہ وار جائزہ-
7-25 a.m.	خطبہ جمعہ- (دوبارہ)
8-25 a.m.	اردو کلاس
9-25 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے-
10-00 a.m.	ینگ لجنہ کی حضور سے ملاقات-
11-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- ہفتہ وار جائزہ- خبریں-
12-00 a.m.	چلڈرنز کارنر-

12-30 p.m.	ماریشس پروگرام-
1-00 p.m.	لقاء مع العرب-
2-05 p.m.	اردو کلاس-
3-05 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-15 p.m.	درس القرآن- لائیو-
5-30 p.m.	شہر رمضان-
6-05 p.m.	تلاوت- خبریں- نظم-
6-50 p.m.	بنگالی سروس-
8-00 p.m.	ملاقات- حضور اور اطفال-
9-00 p.m.	تلاوت- درس الحدیث-
9-20 p.m.	کوئز خطبات امام-
9-55 p.m.	جرمن سروس-
11-05 p.m.	تلاوت- رمضان کے بارے میں ایک گفتگو-
11-30 p.m.	اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان- ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے اور دینی اور دنیوی معاملات میں اس کا اسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے- یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے میں نے منتخب کی ہیں- ان میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں:-

ایک- اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ جو (دین حق) نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے دی-

دوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو- اچھا سلوک کرو-

تیسرے یہ کہ ان کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو اف تک نہ کہو-

چوتھے یہ کہ ان کو جھڑکو مت- کسی بات پہ تلخ کلامی سے کام نہ لو-

پانچویں یہ کہ ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو- چھٹے یہ کہ ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو-

ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو یہ عاجزانہ رویہ جو تم اختیار کرو اس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو- جس کا اظہار اس طرح کرو کہ ان کے لئے دعا کرتے رہا کرو (یہ آٹھواں ہے) کہ اے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر-

(از خطبہ 20- جولائی 1979ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہِ صیام

ماہِ صیام ہے کہ یہ رت ہے بہار کی
بارش برس رہی ہے عنایاتِ یار کی

چھائی ہوئی ہے رحمتِ باری چہار سُو
مقبول ہو رہی ہیں دعائیں خیار کی

حمد و ثنا میں محو ہیں مرغانِ خوش نوا
ہر نغمہ دلفریب ہے ہر لَے ہے پیار کی

"کہہ دو مرے عباد سے کہ میں قریب ہوں"
راحت رساں ہے کس قدر یہ بات یار کی

جکڑے گئے ہیں سارے شیاطین آج کل
نوبت نہ آئے گی کسی شیطاں کے وار کی

اک ایسی شب بھی آتی ہے ماہِ صیام میں
لذت نصیب ہوتی ہے دیدارِ یار کی

عاجز بشر کے واسطے رمضان ہے حصار
انساں کو احتیاج ہے ایسے حصار کی

قربان ہو رہا ہے نسیم صبا پہ دل
خوشبوئیں آ رہی ہیں مقدس دیار کی

اس موسمِ بہار میں وہ ربِ دو جہاں
کرتا ہے دلنوازیاں ہر روزہ دار کی

شبیر بھیج صاحب لولاکؐ پر درود
جس نے ہمیں دکھائی ہے رَہ کوئے یار کی

چوہدری شبیر احمد

لئے ہاتھوں میں قرآں صف بہ صف بیٹھے ہیں متوالے
جمالِ دیں کے پروانے متاعِ دیں کے رکھوالے
یہ ہیں عشقِ نبیؐ- خونِ جگر میں پالنے والے

انہی ہاتھوں میں تقدیرِ جہاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ- بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

(عبدالسلام اختر ایم- اے)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا عالمی درسِ قرآن نمبر 6 16- دسمبر 1999ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کے نتیجے میں خدا تک پہنچا جا سکتا ھے

بعض حالات میں قاتل بننے کی نسبت خدا کو مقتول بننے والا زیادہ پسند ہے

جس نے ایک مومن کو قتل کیا گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر ڈالا

(درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 16 دسمبر 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ رمضان کے عالمی درس القرآن میں آج سورہ مائدہ کی آیات 29 تا 39 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 29

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 29 لئن بسطت (-) اگر تم نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ قتل کرے تو میں، جواباً اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا کہ تو مجھے قتل کر دے میں یقیناً اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ علامہ آلوسی نے لکھا:- دفاع کا حق تو ہے اگرچہ اس کا اختیار کرنا لازم نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دفاع کا حق استعمال کرنا ضروری نہیں۔ حضرت خباب بن الارت سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک وقت آنے والا ہے کہ بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا اور دفاع نہ کرنے والا دفاع کرنے والے سے بہتر ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ پر جو مظالم ہو رہے ہیں اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ کیا ہمیں دفاع کا حق ہے۔ اور کیا اسے استعمال کرنا ضروری ہے۔ دفاع کا حق تو ہے لیکن جماعت کے لئے ضروری نہیں کہ اسے استعمال کرے۔ بلکہ دفاع نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق پسندیدہ ہے آنحضرت نے فرمایا ایک وقت ہوگا کہ قاتلوں کے ہاتھ تو چل رہے ہوں گے مگر جواب میں مقتول دفاع نہیں کر رہے ہوں گے۔ اور یہی بہتر ہوگا۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے بعد نئی نئی باتیں اٹھیں گی۔ فتنے اور اختلافات ہوں گے۔ اس وقت اگر تو قاتل بننے کی بجائے مقتول بندہ بن جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

آیت نمبر 30

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 30 انی ارید (-) یقیناً میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ اٹھا لے اور تو دوزخیوں میں سے ہو جائے۔ یہ ظالموں کا بدلہ ہے۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ بعض کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ میرے گناہ اٹھا کر اس کی طرف ڈال دیئے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات کی تائید اس ارشاد نبوی ﷺ سے ہوتی ہے کہ قیامت کے دن ظالم اور مظلوم پیش کئے جائیں گے۔ جس نے ظلم کیا ہوگا اس کے بدلے میں ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی بدیاں لے کر ظالم کو دے دی جائیں گی۔

حضور نے فرمایا قرآن واضح طور پر اس کی تائید کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا یہ بھی جذبات رحم کو برانگیختہ کرنے والی آیت ہے۔ رحم و شفقت کے جذبات کو ابھارنے والی ہے۔

آیت نمبر 31

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 31 فطوعت لہ نفسہ (-) اس کے نفس نے بھائی کو قتل کرنا اچھا دکھایا۔ اس لئے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے نفس نے اچھا کس طرح کر دکھایا۔ اس لئے کہ اس نے سوچا کہ اس نے دفاع تو کرنا نہیں اس لئے قتل کرنے کا اچھا موقع ہے۔

اقرب میں ہے طوعت: اس کے نفس نے کسی چیز کی پیروی کرائی۔ کسی کام کی ترغیب دلوائی۔

ایک مفسر کے حوالہ سے فرمایا۔

یہ بحث کہ انبیاء شعر نہیں کہتے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام اشعار خالصتاً سچائی اور اللہ تعالیٰ رسول کریم، قرآن کریم اور صحابہ کے عشق میں سرشار ہیں۔ اس لئے آپ نے کہا کہ

کچھ شعرو شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آیت نمبر 32

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 32 فبعث اللہ غرابا (-) اللہ نے کوے کو بھیجا جو زمین کو کرید رہا تھا۔ اس طریقے سے اللہ نے اسے سمجھا دیا کہ اس طرح اپنے بھائی کی لاش کو زمین میں دبا دے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوا ساتھی کوے کی لاش ڈھانپا بھی کرتا ہے یا نہیں؟ یہاں یہ ذکر نہیں کہ لاش دبائی صرف کھودنے کا ذکر ہے۔ اور کھودنے سے ذہن اس طرف چلا گیا کہ بھائی کی لاش کو ڈھانپ دوں۔

آیت نمبر 33

سورہ مائدہ کی آیت نمبر 33 من اجل ذالک (-) اس بناء پر ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کر دیا کہ جس شخص نے کسی کو قتل کیا بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو یا فساد پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور اگر اس نے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔ یقیناً ہمارے رسول کھلی نشانیاں لے کر آتے ہیں۔ پھر بھی بہت سے لوگ زیادتیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ علامہ رازی کہتے ہیں کہ احناف کا قول ہے کہ اللہ کے تمام کام علت سے بندھے ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا معتزلہ کا بھی یہی خیال ہے۔ رازی کہتے ہیں کہ تمام کاموں کو کسی علت سے بندھا قرار دینا صحیح نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا صحیح ترین تفسیر اس کی یہ ہے کہ جس نے مومن جان کو قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ جس نے انسان کے قتل کو حرام جانا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔ رسول کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ جو اچھی سنت قائم کرتا ہے اس کے جاری کرنے والے کو بھی عمل پیرا ہونے والے کے برابر اجر ملے گا۔ اور اگر کسی نے غلط کام کی پیروی کی تو اس پر بھی اسی قدر بوجھ ہوگا جس قدر اس کے جاری کرنے والے پر ہوگا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جس نے کسی کو ناحق قتل کر ڈالا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر ڈالا اس میں مومن یا غیر مومن کی تخصیص نہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ بے وجہ کسی انسان کا خون کرنا اللہ کے نزدیک کتنا غلط ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں نے پہلے بھی کسی درس میں کہا ہے کہ ہر انسان اپنی ذات میں ایک عالم ہوتا ہے جب وہ مرتا ہے تو گویا سارا عالم مر گیا۔ ہر شخص کا جہان دوسرے شخص کے جہان سے مختلف ہے۔ جب کوئی مرتا ہے تو ایک عالم پر موت آجاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص زندہ کرنے کے ذرائع اختیار کرتا ہے تو گویا وہ پورے عالم کو زندہ کرتا ہے۔

آیت نمبر 34

سورہ مائدہ کی آیت انما جزاء الذین (-) جو لوگ جنگ اور فساد کی غرض سے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ ان میں سے ایک ایک کو قتل کیا جائے یا صلیب پر لٹکا کر مار دیا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں ملک سے نکال دیا جائے یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑے عذاب کا موجب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت پر بحث کے کئی پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ سزا بڑی سخت لگتی ہے کہ یا قتل کیا جائے یا صلیب دیا جائے یا ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ دیئے جائیں یا زمین سے نکال باہر پھینکا جائے۔

حل لغات میں حضور نے فرمایا الحرب کے بارے میں اقرب میں لکھا ہے کہ ہر وہ چیز جو لڑائی کہلاتی ہے اسے حرب کہتے ہیں۔

صلب: ہڈیوں سے گودا نکالنے کو کہتے ہیں۔ عام معنے میں اس لکڑی کو کہا جاتا ہے جس پر کسی کو صلیب دی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس دور میں کسی کو ملک سے نکالنا کافی نہیں جب تک دوسرا ملک اس کو قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔

ابن جریر طبری نے کہا کہ سب سے صحیح قول اس کا ہے جس نے کہا کہ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف نکال دیا جائے یہاں تک کہ وہ فسق و فجور سے توبہ کر لے۔ اس کو جلاوطن کر کے کسی دوسرے ملک میں قید کر دینا بھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ محض ڈاکوؤں کا گروہ نہیں بلکہ ان سیاسی مخالفین کا ٹولہ ہے جو خدا اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے چار سزائیں رکھ دی گئی ہیں۔ حضور نے فرمایا اس آیت پر بہت لمبی بحثیں اٹھائی گئی ہیں۔ مختصراً جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس قسم کی خوفناک سزائیں کس قسم کے جرم کی صورت میں معقول اور صحیح ہو سکتی ہیں۔ کئی قسم کے مجرم ہوتے ہیں صرف ڈاکہ مارنے والے نہیں ہوتے معصوم بچوں کے قاتل ہوتے ہیں۔ پاکستان میں آجکل 100 بچوں کے قاتل کا ذکر آ رہا ہے۔ ایسے جرائم کے بدلے میں یہ سزائیں بالکل برمحل ہیں۔ کوئی اور [illegible] مراد نہیں۔ ہاتھوں یا پاؤں کا مخالف [illegible] سے کاٹنا مراد ہے۔ مخالف سمت سے کاٹنا رحم کے جذبات کا اظہار ہے۔ اگر ایک ہی طرف کے بازو یا ٹانگیں کاٹ دی جائیں تو ایسا شخص چل نہ سکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گا۔ یہ بظاہر خطرناک سزا ہے۔ مگر اس سے نسبتاً زیادہ چل پھر سکے گا۔ حضور نے فرمایا میں نے کئی لوگ دیکھے ہیں کہ ایک طرف بیساکھی لگائی ہے اور دوسری طرف والی ٹانگ سے چلتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے پس پردہ فساد فی الارض کا مجرم ہے جو انسانی فطرت سے بڑی سخت بغاوت کرتا ہے۔ اس کو سزا ایسی ہی دینی چاہئے۔

ملک سے نکال دینا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیوں کو ہم قانوناً تو ربوہ سے نہیں نکال سکتے ان کو سزا کے طور پر ربوہ سے جانے کو کہہ دیا جاتا ہے۔ کچھ تو تعاون کرتے ہیں اور کچھ انکار کر دیتے ہیں جنہوں نے تعاون کیا اللہ کی طرف سے امید ہے کہ ان سے نرمی کی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ مشکل بحثوں کے لحاظ سے وہ روایتیں ہیں جو بڑی عجیب و غریب ہیں۔ جن کا نہ سر ہے نہ پیر اور منسوب وہ ہو رہی ہیں بڑے بڑے بزرگوں کی طرف۔ یہ روایتیں ثابت ہی نہیں ہو سکتیں۔ جو صحیح روایتیں ہیں اور صحاح میں درج ہیں ان کا صحیح اور معقول ہونا دنیا نے تسلیم کیا ہے۔ وہ پیش کر دی ہیں۔

آیت نمبر35

سورہ مائدہ کی آیت نمبر35 الا الذین تابوا (۔) سوائے ان لوگوں کے جو پیشتر اس کے کہ تم ان پر غالب آ جاؤ توبہ کر لیں تو اللہ بہت بخشنے والا ہے۔

یعنی جو توبہ کر لے اور اچھا شہری بننے کی کوشش کرے تو اس کو اللہ بخشے گا۔

حل لغات میں حضور نے فرمایا تاب اللہ علیک اللہ نے اپنے فضل سے اس کی طرف رجوع کیا۔ تقدروا۔ اللہ نے معاملے کا فیصلہ کیا۔ رزق تنگ کیا۔

حضور نے فرمایا اس بات کو نوٹ کریں کہ میں بعض دفعہ صرف مفردات کا اور بعض دفعہ اقرب کا مطلب ساتھ شامل کرتا ہوں۔ اقرب مختصربات کرتی ہے امام راغب مطلب کی چھان بین میں جہاں تک جا سکتے ہیں چلے جاتے ہیں اقرب کا صرف وہ حصہ دیتا ہوں کہ جب اقرب کی بحث مختصر اور جائز ہو۔

اس میں جو معاف کرنے کا ذکر ہے اس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو جرم مال چھیننے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو چاہیں تو معاف کریں یا نہ کریں۔ حارث بن عدی ایک ڈاکو تھا جو ڈاکے مارا کرتا تھا وہ توبہ کر کے آیا تو اس کی سزا معاف کر دی گئی لیکن اگر کوئی ایسا شخص پکڑا جائے جس نے قتل کیا ہو اور وہ توبہ کر لے تو کیا اس کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اصول یہ ہے کہ مقتول کی معافی اس کے ورثاء پر منحصر ہے۔ جماعت احمدیہ کی فقہ بھی یہی کہتی ہے۔ اگر مقتول کے ورثاء کو قاتل یا اس کے ورثاء یتیم بچوں کو اتنی رقم دے دیں کہ ان کی گزر بسر ہو سکے تو ایسی معافی ہو سکتی ہے جس سے مقتول کے ورثاء کو فائدہ ہو۔ یہ قانون دنیا میں رائج الوقت قانون سے بہت بہتر ہے۔

آیت نمبر36

سورہ مائدہ کی آیت نمبر36 یا ایھا الذین امنوا (۔) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تقویٰ اختیار کرو اور قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت میں وسیلہ کی بحث بہت سخت ہے۔ لفظی طور پر الوسیلہ کا مطلب ہے قریب ہو گیا۔

امام رازی لکھتے ہیں اس آیت کا ماقبل سے ربط یہ ہے کہ اس سے قبل یہود کی خرابیاں بیان کی گئی تھیں۔ اب فرما رہا ہے کہ تم یہودیوں کی خرابیوں سے آگاہ ہو چکے ہو۔ اب ان کے برعکس بنو اور اللہ کی ناراضگی سے بچتے رہو۔ نیکیاں بجا لاؤ۔ یہود کہتے تھے کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں۔ اپنے آباء کو بخشش کا وسیلہ نہ بناؤ آباء کی وجہ سے پدرم سلطان بود کہنا فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ جب حکومت ہی نہ رہی تو پھر کیسا فخر کرنا۔

رازی کہتے ہیں کہ یہ آیت کئی روحانی اثرات پر مشتمل ہے۔ ایک وہ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کی غرض اللہ سے ہے۔ دوسرا شیخ کی پیروی کرنے والا ہے۔ اس کی بجائے اللہ کی معرفت کی راہ میں کوششیں کرو۔

علامہ شہاب الدین آلوسی نے کہا بعض لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب معاملات سخت ہوں تو اہل قبور کی مدد حاصل کرو۔ آلوسی اس قسم کی تمام روایتوں کو یک قلم رد کر رہے ہیں۔ تمام روایتیں حق سے کوسوں دور ہیں۔ آلوسی کہتے ہیں کہ اس معنے میں وسیلہ بنانا کہ زندہ فرد کو دعا کی تحریک کرنا۔ ایسا وسیلہ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ بظاہر ایک بڑے مرتبے والا بھی کم مرتبے والے کو دعا کے لئے کہتا ہے۔ لیکن کسی مرحوم شخص کو وسیلہ بنانا کہ دعا کرو ان کو وسیلہ نہیں بنایا جا سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سننے کے بعد یہ دعا کی۔ اے اس دعوت کامل کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وہ وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو وہ مقام محمود عطا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا۔ اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے یہ دعا کی قیامت کے روز اس کی شفاعت کرنا میرے اوپر واجب ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے طبری کے حوالے سے فرمایا طبری نے یہ استنباط کیا ہے کہ اللہ کے رستے میں جہاد کرو اور لوگوں کو مسلمان کرو۔ حضور نے فرمایا اللہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین نہ مسلمانوں کو اور نہ غیروں کو یہ حق ہے کہ کسی کو زبردستی اپنے دین میں شامل کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا وسیلہ کی بحث میں حضرت مسیح موعود کا ایک کشف فیصلہ کن ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کو جب وسیلہ بنایا جائے تو کن معنوں میں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ایک زمانہ میں مجھ کو جناب نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے میں بہت استغراق رہا۔ خدا کی راہیں نہایت دقیق ہیں اور بنا وسیلہ بنائے چارہ نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں وسیلہ سے مراد اتباع ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اس حوالے سے اتباع کے علاوہ ساری بحث رد کرنے کے لائق ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ دو سقے میرے گھر میں داخل ہوئے ایک بیرونی دروازے سے اور ایک اندرونی دروازے سے۔ ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں تھیں انہوں نے کہا کہ یہ وہ نور ہے جو آپ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے تھے اس کے بدلے میں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کو وسیلہ بنانا ان معنوں میں ہے۔ یہ نہیں کہ انسان ہر قسم کی بدیاں کرے اور پھر سوچے کہ آنحضرتؐ کو وسیلہ بنا لوں گا تو وہ ساری بدیاں معاف کرا دیں گے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ آنحضرتؐ کی محبت اور پیروی کے نتیجے میں آنحضور ﷺ خدا تک لیجا سکتے ہیں۔ اس طرح سے آنحضور ﷺ ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے حضرت نبی کریم ﷺ کو وسیلہ سمجھنا قرآن و حدیث کے موافق ہے نہ کہ مخالف۔ حضور نے فرمایا جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو وسیلہ بنانے کو قطعی حرام قرار دیا ہے ان کا میں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے وہ اتباع نبوی کے علاوہ کسی اور طریق سے وسیلہ بنانے کی مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے بھی جہاں مخالفت کی ہے اسی رنگ میں کی ہے۔ ورنہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں کوئی موقف اختیار کریں ایسا سوچنا بھی ناجائز اور باطل ہے۔

آیت نمبر37

سورہ مائدہ کی آیت نمبر37 ان الذین کفروا (۔) جنہوں نے کفر کیا ہے وہ سب کچھ جو زمین میں ہے وہ اگر ان کا ہوتا اور اسی جیسا اور بھی ہوتا اور وہ قیامت کے دن اس کو خدا کی راہ میں پیش کرتے تو قبول نہ کیا جاتا۔ ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا میں جب انسان زندہ ہوتا ہے تو اس وقت چھوٹا سا فدیہ دے کر بھی بڑے گناہ سے نجات حاصل کر سکتا اور خدا کو راضی کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ایک حدیث ہے کہ ایک کھجور بھی صدقہ میں دے دی جائے تو دل سے نکلی ہوئی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ اسے قبول کر سکتا ہے لیکن اگر اس کے بغیر کفر کی حالت میں کوئی مرجائے اور امکانی طور پر وہ بہت بڑا فدیہ بھی خدا کی راہ میں دے سکتا ہو تو اللہ کو قبول نہیں ہوگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کو فدیہ کی کوئی ضرورت نہیں اسے تو اپنے بندوں کے لئے ضرورت ہے۔ غریبوں کی خاطر وہ قبول کرتا ہے۔

آیت نمبر38

سورہ مائدہ کی آیت نمبر38 یریدون ان یخرجوا (۔) وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر ہرگز نہ نکل سکیں گے۔ ان کے لئے ٹھہر جانے والا عذاب مقدر ہے امام رازی نے اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ اہل سنت نے اس سے استدلال کیا ہے کہ جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا اللہ اسے آگ سے نکال لے گا۔ عذاب مقیم کافروں کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے۔

سیوطی نے ایک روایت بیان کی ہے کہ جابرؓ بن عبداللہ سے ایک شخص نے ایسی ساری آیتیں بیان کیں۔ جابرؓ نے کہا کہ میں ساری آیات جانتا ہوں اور حضرت رسول خدا ﷺ کی سنت بھی جانتا ہوں۔ ان آیات میں جن کو آگ والا کہا گیا ہے وہ مشرکین ہیں۔ انہوں نے جب سزا پالی تو وہ آگ سے نکل آئیں گے۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں ہم ان آیات کا یہی مطلب سمجھتے تھے کہ ایک دن یہ سب آگ سے نکال لئے جائیں گے۔

خالد (ہمیشہ رہنے) کا مفہوم جنت اور جہنم دونوں کے لئے آیا ہے لیکن جنت میں رہنے والوں کے لئے غیر مقطوع کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ جب کہ جہنمیوں کے لئے یہ الفاظ نہیں آئے۔ جہنم کو محاورہ میں ہمیشگی کہا جاتا ہے لمبا عذاب ہو تو لگتا ہے کہ ہمیشہ ہی عذاب جاری رہے گا۔ عذاب کے لحات تو تھوڑے بھی ہوں تو زیادہ لگتے ہیں خوشی کے لحات زیادہ بھی ہوں تو تھوڑے لگتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جہنم میں رہنے کا کتنا عرصہ ہو گا یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

آیت نمبر39

سورہ مائدہ کی آیت نمبر39 والسارق والسارقۃ (۔) جو مرد و عورت چور ہوں ان کے ہاتھ کاٹ دو اس کے بدلے میں جو انہوں نے کمایا ہے۔ اور اللہ کامل غالب اور حکمت والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں یہ بات غور طلب ہے کہ السارق کہا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے عادی چور یعنی جو مستقل عادت پکڑ چکا ہو۔ جو عادی چور نہ ہو اسے السارق نہیں کہتے۔

حل لغات میں حضور نے فرمایا۔ کسب ایسی چیز کی تلاش جس میں نفع یا مزا ہو۔ کسب مال ایسا کام کرنے کو کہتے ہیں جس کو انسان اپنی ذات میں یا دوسروں کے فائدے کے لئے استعمال کرے۔ قرآن کریم میں لفظ کسب دو طریق پر آیا ہے۔ ایک سیدھا سادا لھا ماکسبت ہر جان کے لئے ہے جو اس نے کمایا جو نیکی کی۔ بدی کرنے کے لئے اکتساب کا لفظ ہے۔ جو کوشش سے کی جائے۔ بدی ہمیشہ کوشش سے کی جاتی ہے۔

نکل عن الشیء ۔ کام کرنے سے عاجز آنے کو کہتے ہیں۔ چور کے ہاتھ کاٹنے کے پیچھے یہی نکالاً والی حکمت ہے کہ دوسرے لوگ باز آ جائیں۔ اگر چور کو قید کر دیا جائے اور اسے دس سال بھی قید میں رکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا مگر ہاتھ کٹے ہوئے ہوں تو وہ ہر شخص کے لئے عبرت کا نشان بن جاتا ہے۔ کہ چوری کرنے سے یہ حال ہو جاتا ہے۔ رازی نے چوری کی سزائیں فساد فی الارض کی سزاؤں کی طرف منتقل کر دی ہیں۔ یعنی مخالف سمتوں سے ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کہتے ہیں مرد ہو یا عورت ایسے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ

محبتوں کا سفیر۔ حضرت حافظ فاتح الدین

موسم گرما 1944ء کی ایک شام بیت المبارک قادیان دارالامان کی چھت پر مغرب کی نماز کے لئے بیٹھے تھے کہ شمالی جانب سے ایک دروازہ کھلا وہاں سے ایک "نور" مجسم برآمد ہوا۔ یہ لفظ نور میرا عقیدتی اظہار نہیں ہے۔ یہ لفظ تو رب عرش نے خود استعمال کیا تھا۔ بلکہ وہاں تو لفظ نور کا تکرار فرمایا گیا۔ وہی آسمانی شخص جس کے آنے سے کئی محاورے بھی یکسر بدل گئے "شش جہات" صفات سے متصف تو سنتے آئے تھے۔ یہ تو باون صفات کا حامل تھا۔ اور وہ باون صفات حسنہ بھی اپنی ذات میں مرکب۔ وہ نمودار ہوا تو عشق و وفا اور اخلاص و ایثار کا عطر فشاں جھونکا دلوں میں اتر گیا۔ ہماری خوش بختی کہ بعد ادائیگی نماز وہ ایک شہ نشین پر رونق افروز ہوا۔

نہ معلوم مجھے کیسے جرأت ہوئی سوچتا ہوں کہ وارفتگی اور دیوانگی ہی ایسے کام کرواتی ہے۔ کسی سے نہ پوچھا نہ اجازت چاہی محبوب الٰہی کے قدموں میں جا بیٹھا۔ اور اناڑی ہاتھوں کے ساتھ پیر دبانے شروع کئے مگر شکرِ خدا کہ مجھے کسی نے نہ روکا نہ ٹوکا۔ عشاء کی نماز کے لئے صفیں تیار ہوئیں۔ تو میں خوشی سے جھوم رہا تھا۔ جیسے متاع بے بہا کی کان ہاتھ آگئی ہو۔

جب یہ روحانی محفل برخاست ہوئی۔ تو میرے محسن اس دور کے پرنسپل نے اشارے سے بلایا۔ اور پوچھا کہ تمہیں پاؤں دبانے کی مشق ہے۔ میرا جواب نفی میں سن کر فرمایا یہ نہ ہو کہ حضرت صاحب کو بجائے آرام پہنچانے کے تکلیف کا موجب بنے ہو۔ یہ سوال ایسا تھا۔ کہ میرا رنگ زرد ہو گیا۔ مگر سنبھل کر ملتجیانہ انداز میں عرض کیا۔ کہ نہیں جی ایسا نہیں ہوا ہوگا۔ اس پر مجھے روزانہ اس صدیوں بعد حاصل ہونے والے شرف کا پروانہ مل گیا۔ آج اس پر نصف صدی سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اپنی محرومیوں کے تصور میں کھو جاتا ہوں۔ تو ایک بے تاب تمنا تڑپا دیتی ہے۔ اور میں کبھی جاگتے ہوئے اور کبھی سوتے ہوئے کہہ اٹھتا ہوں۔

لا پھر وہ بادہ و جام اے ساقی

میں ایک گنوار اور سراسر بے ہنر بے ڈھنگے لباس میں ملبوس زبان و بیان میں بھی نہ کوئی حلاوت نہ دلکشی اور یہ میری انکساری نہیں میرا تکلف نہیں خدا شاہد کہ عین حقیقت ہے۔ مگر مجھے میرے پیارے پرنسپل نے ہاں اس ناقلہ موعود نے اپنی خصوصی غلامی کا شرف عطا کیا۔ اور پھر اس مقدس خاندان کی یہ تو روایت چلی آئی ہے۔ کہ جس کا ہاتھ پکڑا اسے عمر بھر نہ چھوڑا۔

میں نے بستر علالت پر جناب محمود مجیب اصغر صاحب کا مضمون 27۔ اکتوبر کے الفضل میں پڑھا۔

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

تو اس سے میری دیرینہ یادوں اور بوڑھی سوچوں اور میرے مجروح سینے میں دبے ممنونیت اور عقیدت کے جذبات کو مہمیز ملی میں تڑپ اٹھا۔ کبھی دارالامان اور اس میں بسنے والے فرشتوں کو چشم تصور سے دیکھا تو کبھی اپنے اساتذہ جنہوں نے پدرانہ محبت اور شفقت کے ساتھ ہماری تعلیم و تربیت کی۔ کبھی ان کے علم و فضل کی یاد آتی ہے۔ تو کبھی کبھی ان کا ہمارے فائدے کے لئے Serious ہو جانا بھی یاد ہے۔ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ ہمارے واجب الاحترام بے بدل عالم جناب چوہدری محمد علی صاحب ہوا کرتے تھے۔ ان کی خوشنودی کا حصول تو ہمارا نصب العین تھا۔ اس لئے کہ ان کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہی اس وقت تھا۔ جب ہم میں سے کسی سے ایسی حرکت سرزد ہوتی۔ جو اس مقدس ادارے کے بلند و بالا معیار کے خلاف ہوتی۔

حضرت سیدنا فاتح الدین ہمارے عالی نسب استاد ہمارے مربی ہمارے آقا نے کس طرح اس گلشن احمد کے پودوں کی آبیاری کی کہ معنوی اعتبار سے سوکھے سڑے پودے بھی ہرے ہو گئے چہرہ ہمیشہ متبسم رہتا دل میں محبت و رأفت کا ایک سمندر موجزن رہتا تھا۔ ناراضگی کے اظہار کے لئے چہرہ پر سنجیدگی لانے کے لئے انہیں بہت تکلف کرنا پڑتا تھا۔ مگر اظہار خفگی میں بھی الفت اور شفقت کا عنصر غالب ہوتا تھا۔

تیرا انداز تبسم، تیرا عنوان بہار
جب کوئی پھول کھلا میں نے تجھے یاد کیا

خواجہ حسن نظامی نے ایک بزرگ کے بارہ میں لکھا تھا۔

"سچے خدا کا سچا ولی۔ توحید کا سمندر۔ حقانیت کا طوطیٔ ہزار داستان پانچ دریاؤں کے ملک میں حواس خمسہ کو شیریں گفتار سے درس وحدت دینے والا غیر اللہ کی پرستش سے انکار کیا۔ مراسم جہالت کو توڑ ڈالا۔ کائنات کے ہر ذرے کو نظر توحید سے دیکھا۔ ایسی نظریں ادب کے لائق ہیں۔ پیار کے لائق ہیں۔ انسان اپنی سب قابلیتیں ان پر نثار کردے۔"

(بحوالہ ہفتہ وار رسالہ "لاہور" 9 مارچ 1991ء)

جب میں نے یہ اقتباس پڑھا تو میں نے بے ساختہ کہا کہ یہ تو میرے محبوب ناصر الدین کا سراپا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ والوں کے اخلاق و اعمال میں یک رنگی اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

ہم 1947ء تک اسی بستی میں رہے وہ بستی جو آج بھی میری خوابوں میں بستی ہے میرا وہ شہر تمنا جس کی گلیاں کوچے جس کی عبادت گاہیں جس میں بسنے والے لوگ کہیں قرنوں سے اٹھ کر آئے تھے۔ میں کس کس کا نام لوں ایک سے ایک بڑھ کر اور اس زمانے میں ان کی تعداد ابھی بہت تھی۔ اب ان چہروں کو ترستے ہیں۔

ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر
زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر

پھر یکایک ملکی انقلاب کے نتیجے میں ہم اس جنت نشان مقام سے نکلنے پر مجبور ہو گئے عالی شان کالج کی عمارت اور لیبارٹریاں چھوڑ کر لاہور میں لب جُو ایک حویلی نما مکان میں وارد ہوئے وہی کالج اور وہی ہوسٹل جس میں کچھ چٹائیاں تھیں اور کچھ چارپائیاں آج بھی وہ منظر آنکھوں کے آگے ہے۔ کہ اساتذہ کسی چارپائی پر اور تلامذہ چٹائیوں پر بیٹھے لیکچر سن رہے ہیں۔

ہمارے قلب و روح تو مقدس بستی میں تھے جسم لاہور میں مگر کیا مجال جو مال و منال کے چھن جانے یا اسباب اور سہولتوں کے میسر نہ آنے کا کوئی ملال۔ ہمارے درمیان مامور زمانہ کا لخت جگر کوکب دری کی مانند ضوفشانی کر رہا تھا۔ جہاں شمع ہوگی پروانے تو وہاں ہی حاضر ہو جائیں گے۔ انہیں کیا غرض کہ شمع کسی خستہ مکان میں پڑی ہے۔ یا عالی شان عمارت میں کیونکہ عشاق تو نورانی لاٹ پر گرتے ہیں۔ اینٹ گارے پر نہیں۔

ہوتی نہ اگر روشن یاں شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

لاہور میں بڑی پر لطف محفلیں برپا ہوئیں سیدنا حافظ صاحب سے ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں بھی آسمانی اخلاق کے مظاہر دیکھے۔ مگر اب انہیں چھوڑ کر ربوہ میں آتے ہیں۔ وہ جس کے بارہ میں اس کے بزرگ باپ اور مقدس دادا نے اس کی پیدائش سے بھی قبل خوش خبریاں سنائی تھیں۔ 1965ء میں وہ ہمارا امام و مطاع بن گیا۔ گو وہ پہلے بھی ہمارے دلوں پر حاکم ہی تھا۔ مگر اب کے اس کی شان روحانی اور دلربائی کئی گنا بڑھ گئی۔ اور ہم تو پہلے ہی غلام در تھے۔ مگر اب غلامی کی کیفیت یکسر بدل گئی تھی۔

محترم محمود مجیب اصغر نے حضرت صاحب کے ایک لازوال ماٹو کا ذکر کیا ہے۔ احباب کو یاد ہوگا خصوصاً شعرائے کرام کو کہ آپ نے تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو مصرعے عطا کئے تھے یا آپ کو عطا ہوئے تھے۔ ایک یہ تھا۔

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اور دوسرا مصرعہ اس طرح تھا۔ "تیرے حسن کے جلوے بے پایاں اک حسن کا جلوہ روز دکھا" شعرائے احمدیت نے اس پر طبع آزمائی کی جو ازدیاد علم و ایمان کا موجب ہوئی مگر میں اس جگہ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں مصرعوں میں حضرت صاحب کا اپنا چہرہ زیبا منعکس ہوتا نظر آرہا ہے۔

ہم جو شعر گوئی کے وصف سے یکسر محروم ہیں۔ اس دور میں ہماری بے بسی اور محرومی ایک چوٹ بن کر سینے میں لگتی تھی۔ اور ہم سورۃ الشعرا کی آخری آیت میں مستثنٰی کردہ شاعروں کی شان پر رشک کرنے لگے۔

پھر آپ نے مرکز میں بھی اور بیرونجات میں بھی موضوع خود عطا فرما کر علما کرام کو علمی اور روحانی تقاریر کرنے کی تلقین فرمائی پہلے مرکز سلسلہ میں آپ کی موجودگی میں تقریر ہوتی تھی۔ اور ایک دن مقرر ہوتا تھا۔ جب باہر کی جماعتیں تقریر کرواتی تھیں۔

ایک دفعہ سرگودھا میں مجھے حضرت امیر صاحب نے تقریر کرنے کا ارشاد فرمایا موضوع تو یاد نہیں مگر میں نے سمجھا کہ میں سیر حاصل مضمون بیان نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ ترکیب ٹھہری کہ بیت المبارک ربوہ میں تقریر سن کر نقل اتاری جائے۔ وہاں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا سیدنا حضرت امام وقت خود تشریف فرما تھے۔ نقل راہم عقل باید میں نے اس تقریر کے بعد حضرت مولوی صاحب سے اپنی مشکل کا ذکر کیا۔ تو آپ نے کمال خوش دلی سے اپنے نوٹس مجھے عطا فرما دیئے۔ یوں حضرت مولوی صاحب کے ساتھ دیرینہ تعارف تھا۔ ان کی داد و دہش کے قابل رشک واقعات سنے ہوئے تھے۔ مگر اس روز ہم سمجھے کہ "ابوالعطا" نری کنیت ہی نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ تو موصوف کے اخلاق حسنہ کے معنوی لحاظ سے بھی آئینہ دار ہیں۔

چند روز بعد انہی نوٹس کی مدد سے ہم نے سرگودھا میں تقریر کر ڈالی اور شروع ہی میں میں نے حضرت مولوی صاحب کی تقریر سے خوشہ چینی کا ذکر بھی کیا۔ پھر بھی سامعین کو ہمارے بارے میں خاصی غلط فہمی ہوئی کہ گویا ہم بھی "عالم" بن گئے ہیں مگر شکر ہے ہمیں اب تک اپنی اوقات نہیں بھولی۔

سیدنا حضرت حافظ صاحب کی زندگی میں ٹھہراؤ سنجیدگی اور زندہ دلی کا حسین امتزاج تھا۔ آپ کے ساتھ گزرے ہوئے دن میری زندگی کی متاع عزیز ہیں۔ جنہیں میں نے اپنے دل کے نہاں خانوں اور ذہن کے لاکر میں بیش قیمت خزانوں کی طرح محفوظ رکھا ہوا ہے۔ مجھے استاذی المحترم جناب مضطرؔ صاحب کا ارشاد یاد رہتا ہے۔ کہ حضرت ممدوح کے بارہ میں لکھتے رہا کرو۔ جب کبھی افسردگی اور اداسی کے لمحے مجھے زیادہ ہی ستانے لگتے ہیں۔ تو اس خزانے کا سرمایہ میرے کام آتا ہے۔ میری یادوں کے موتی بہت ہیں ان کو پرونے کا کام ہی کرنا پڑتا ہے۔ وہ بھی کافی مشکل ہے۔

جیسا کہ برادرم اصغر صاحب نے اپنے مضمون میں محترم عبید اللہ علیم صاحب مرحوم کا شعر تحریر فرمایا ہے وہی صادق آتا ہے کہ۔

لکھو تمام عمر مگر پھر بھی اے علیم
اس کو دکھا نہ پاؤ وہ ایسا حبیب تھا

اس محبتوں کے اتھاہ سمندر سے ایک چلو ہی بھر سکا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ارادہ ہے کہ اپنے محبوب امام کا ذرا کھل کر ذکر کروں ظاہر ہے۔ کہ ایسا ذکر جو 40 سالہ عرصہ حیات پر پھیلا ہوا ہے۔ وہ کسی ایک مضمون یا مقالے میں تو نہیں سما سکتا نہ ہی کسی جماعتی آرگن میں اتنی گنجائش نکل سکے گی۔ کیونکہ جو واقعات میرے ذہن میں اپنے ممدوح کے متعلق مستحضر ہیں وہ بھی ایک کتابچے کے متقاضی ضرور ہیں۔ لوگ چہروں کی سرجری کرواتے ہیں حال ہی میں ہم نے بھی دل پارہ پارہ کی رفوگری کروائی ہے۔ کہ کچھ دن اور ساتھ دے تو میری مجوزہ کاوش شاید میرے لئے توشہ آخرت بن جائے۔

میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ربڑ ۔ قدرت کا عطیہ

ربڑ ہماری زندگی میں ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کے بغیر یوں لگتا ہے جیسے ہم رہ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ مصنوعی ربڑ تو ہے مگر وہ بھی تو ربڑ ہی کی ایک قسم ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً مکان بنانے کے لئے ہم لکڑی، اینٹ، پتھر، کنکریٹ، شیشہ اور دھاتیں وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ کپڑا بننے کے لئے ہم روئی، ریشم اون اور دوسرے ریشے استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ایک چیز میسر نہ ہو تو دوسری چیز اس کے متبادل کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے۔ اگر ریشمی کپڑا دستیاب نہ ہو تو اونی یا سوتی تو ہے نا۔ اگر اینٹ پتھر نہ ہو تو لکڑی کا مکان تو بن سکتا ہے نا۔ مگر ذرا سوچیں کہ اگر ربڑ نہ ہو تو ہماری کاروں، بسوں، ٹرکوں وغیرہ کا کیا بنے؟ ان کے پہیوں کا ربڑ کے بغیر بننا ممکن نہیں ہے۔ صرف ربڑ میں وہ تمام صفات موجود ہیں جو ٹائر بننے کے لئے لازمی ہیں یعنی مناسب لچک، ائر ٹائٹ ہونا یعنی ہوا کو نکلنے نہ دے۔ پانی کو برداشت کرنے کی صلاحیت یعنی پانی جذب کر کے نرم نہ پڑ جائے۔ جھٹکا برداشت کرنے کی طاقت اور دیر تک چلنا اور پھر اس کی یہ صلاحیت بھی کچھ کم اہم نہیں ہے کہ اس میں سے بجلی نہیں گزر سکتی۔ غالباً ربڑ کی سب سے اہم صفت اس کی غیر معمولی لچک ہے جس کی بدولت یہ زندگی کے ہر شعبہ میں استعمال ہوتا ہے اور مصنوعی ربڑ بھی اسی صفت کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ ربڑ سے پچاس ہزار سے زیادہ مختلف اقسام کی مصنوعات بنتی ہیں۔ صرف موٹر گاڑیوں میں ہی کم و بیش 600 قسم کے ربڑ کے بنے ہوئے مختلف حصے ہوتے ہیں اور تو اور اسی لچک کی وجہ سے گاڑیوں کے اندر بعض جگہوں پر خاص طور سے ربڑ کے بنے ہوئے سپرنگ ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔

ربڑ کے استعمالات

دنیا میں کل استعمال ہونے والے ربڑ کا تقریباً 3/5 حصہ ٹائر اور ٹیوب بنانے میں صرف ہوتا ہے جو گاڑیوں، جہازوں، ٹریکٹروں اور مختلف قسم کی مشینری کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور تقریباً 1/10 حصہ مشینوں میں لیک پروف گیسکٹ Gaskets اور سیل Seals بنانے اور بیلٹ اور چھاپہ خانوں کے رولر تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی مصنوعات از قسم واٹر پروف اوور کوٹ اور ایپرن Aprons جوتے اور دستانے، اور مختلف گھریلو استعمال کی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ سخت ربڑ کی اشیاء میں کنگھیاں اور گاڑیوں کی بیٹری کے کیس شامل ہیں۔ ڈاکٹر ربڑ کی بنی ہوئی گرم پانی کی بوتلیں برف کے بیگ، سرنج اور دستانے استعمال کرتے ہیں۔ آلہ سماعت، آکسیجن ٹینٹ، نہانے کے سوٹ اور ٹوپیاں، عینکیں اور کان بند رکھنے کا سامان سب ربڑ سے بنتے ہیں۔ مختلف کھیلوں کے لئے چھوٹے بڑے سائز کے گیند اور فٹ بال، کھلونے، ربن اور بوتلوں کے ڈھکنے، حتیٰ کہ محلول ربڑ سے تیار ہونے والے پینٹ اور کچے ربڑ سے تیار ہونے والی ایسی خاص گوند جو دو اشیاء کو آپس میں جوڑتی تو ہے مگر جب چاہیں آسانی سے انہیں علیحدہ کر سکتے ہیں۔ پھر گدوں تکیوں اور کشن Cushions وغیرہ کے لئے مسام دار ربڑ اور پاؤں کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے چمڑے کے اندر ربڑ کی پٹی کا استعمال۔ ربڑ کی کشتیاں جنہیں جب چاہیں بند کر کے سوٹ کیس میں رکھ لیں اور جب چاہیں ہوا بھر کر سمندر میں اتر جائیں۔ بجلی کے بے شمار قسم کے سامان از قسم دستانے۔ پلگ، تاروں کے کور، اور ہر قسم کی الیکٹرک اور الیکٹرانک مشینری کے وہ پرزے جنہیں ہاتھ سے چلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غرضیکہ ربڑ کا استعمال روزمرہ زندگی میں اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے بغیر زندگی کا تصور ہی مشکل ہے اور جب قدرتی ربڑ ان تمام ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا تو پھر جہاں تک ممکن ہو ربڑ کی خوبیاں رکھنے والا پلاسٹک وغیرہ کی قسم سے بنا ہوا مصنوعی ربڑ استعمال کیا جاتا ہے۔

ربڑ کیسے حاصل کیا جاتا ہے

دنیا کے گرم مرطوب علاقوں میں پائے جانے والے مختلف قسم کے درختوں اور پودوں کے تنے میں سے نکلنے والا سفید رنگ کا ایک گاڑھا محلول قدرتی ربڑ کی بنیاد ہے۔ اس محلول میں 30 تا 35 فیصد ربڑ۔ 60 تا 65 فیصد پانی اور کچھ گوند جیسا مادہ شامل ہوتا ہے۔ اس سفید محلول کو Latex کہا جاتا ہے۔ جس طرح دودھ میں کریم یا مکھن کے چھوٹے چھوٹے ذرات ملے ہوتے ہیں جن کو دودھ سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح Latex میں ربڑ کے چھوٹے چھوٹے ذرات شامل ہوتے ہیں جنہیں علیحدہ کیا جاتا ہے اور دودھ ہی کی طرح ربڑ کا یہ محلول بھی بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اس لئے اسے درخت سے حاصل کرنے کے جلد ہی بعد استعمال میں لے آنا چاہئے یعنی ربڑ نکال لینا چاہئے۔ اگرچہ یہ سفید محلول کئی مختلف درختوں میں سے نکلتا ہے لیکن دنیا میں استعمال ہونے والے ربڑ کا 99 فیصد ایک خاص نسل کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے جس کا نام عرف عام میں ربڑ کا درخت ہے۔ درخت سے Latex حاصل کرنے کے لئے علی الصبح درخت کے تنے پر زمین سے تقریباً 4 فٹ کی اونچائی پر تیز چاقو سے ایک تنگ پٹی کی شکل میں اوپر کی چھال کو کاٹا جاتا ہے یہ پٹی درخت کی نصف گولائی تک ہی کاٹی جاتی ہے اور یہ ایک طرف سے اونچی اور دوسری طرف سے ڈھلوان کی شکل میں نیچے کو بنائی جاتی ہے۔ یہ کام علی الصبح اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس وقت درخت زیادہ دودھ دیتا ہے۔ اس پٹی کے نچلے سرے پر تھوڑی سی جگہ کاٹ کر اس میں پرنالہ کی شکل کی چھوٹی سی ٹونٹی لگا دی جاتی ہے جس کے نیچے برتن لگا ہوتا ہے۔ درخت کا دودھ پٹی میں سے رس کر نیچے کی طرف بہتا ہوا قطرہ قطرہ اس ٹونٹی میں سے برتن میں گرتا رہتا ہے۔ 3 گھنٹے کے بعد یہ برتن اتار لیا جاتا ہے۔ اس اثنا میں دودھ جمع کرنے والا کارکن 350 کے قریب اور درختوں کے ساتھ یہی عمل کر چکا ہوتا ہے اور بالآخر سب درختوں کا دودھ جمع کر لیا جاتا ہے۔ ایک درخت ایک سال میں ایک تا چار گیلن دودھ مہیا کرتا ہے ایک ایکڑ رقبہ میں ربڑ کے ایک سو درخت لگائے جاتے ہیں جو سات سال کے بعد دودھ دینا شروع کر دیتے ہیں لیکن پوری مقدار میں دودھ درخت کے دس سال کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد نکلنا شروع ہوتا ہے اور تیس سال کی عمر تک درخت دودھ دیتا رہتا ہے۔ اس طرح ایک ایکڑ کے رقبہ میں سے ہر سال 1800 پونڈ ربڑ اس دودھ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ درخت کے تنے پر روزانہ چھال کو کاٹ کر دودھ حاصل کرنے کا عمل 15 دن کیا جاتا ہے اور پھر 15 دن کے لئے درخت کو آرام کرنے دیا جاتا ہے یعنی دودھ نہیں نکالا جاتا۔ یا بعض لوگ سال بھر ایک دن چھوڑ کر دودھ نکالتے رہتے ہیں۔ تقریباً تین چار سال کے عرصہ میں وہ تنگ پٹی جو تنے پر زمین سے چار فٹ اونچائی میں آدھی گولائی میں کاٹی گئی تھی اور اس کے دوسرے دن اس پٹی سے نیچے دوسری تنگ پٹی کاٹی گئی تھی اس طرح کے روزانہ اس عمل کے نتیجہ میں بالآخر وہ پٹی زمین تک جا پہنچتی ہے تو پھر تنے کی دوسری طرف آدھی گولائی میں یہ پٹیاں کاٹنی شروع کی جاتی ہیں اور تین چار سال میں وہ بھی زمین تک پہنچ جاتی ہیں اس عرصہ میں پہلی والی جانب چھال دوبارہ اگ چکی ہوتی ہے اس لئے یہ طرف پھر اس عمل کے لئے تیار ہوتی ہے اس طرح مناسب وقفوں سے درخت کو آرام دے کر یہ عمل سارا سال جاری رکھا جا سکتا ہے۔

ربڑ کیسے تیار ہوتا ہے

ربڑ کے دودھ کو بڑے بڑے ڈرموں میں جمع کر کے اس میں فارمک ایسڈ ڈالا جاتا ہے جو اس دودھ میں سے ربڑ کے اجزا کو اس طرح سے پھاڑ کر علیحدہ کر دیتا ہے جس طرح عام دودھ میں سرکہ ڈال دینے سے وہ پھٹ جاتا ہے۔ ربڑ کے اجزا اوپر سطح پر آ جاتے ہیں۔ ان اجزا کو اکٹھا کر کے بڑے بڑے رولرز Rollers میں سے گزارا جاتا ہے جو اس سے پانی کو علیحدہ کر دیتے ہیں اور ربڑ کی ایک شیٹ تیار ہو جاتی ہے۔ اس شیٹ کو چھوٹے چھوٹے گیلے سے ٹکڑوں میں کاٹ کر انہیں گرم ہوا کی پائپوں میں سے گزارا جاتا ہے اور پھر انہیں 75 پونڈ وزنی گٹھوں میں باندھ کر مختلف ربڑ کی مصنوعات بنانے والی فیکٹریوں کو بھیج دیا جاتا ہے۔ زیادہ نرم ربڑ کی مصنوعات تیار کرنے کے لئے ربڑ کو پوری طرح سے پھاڑا نہیں جاتا بلکہ مشین کے ذریعہ اس طرح دودھ سے علیحدہ کیا جاتا ہے جس طرح کریم دودھ میں سے نکالی جاتی ہے۔ کچھ پانی اس ربڑ میں باقی رہنے دیا جاتا ہے اور پھر اس میں ایمونیا وغیرہ ڈال کر اس کو خراب ہونے سے محفوظ کر لیا جاتا ہے اس نرم مواد سے دستانے۔ ربڑ کی پشت والے قالین، ٹیوبیں، ربڑ کا دھاگہ اور فرنیچر کے گدوں جیسی مصنوعات تیار ہوتی ہیں۔ زیادہ خشک کئے ہوئے ربڑ کو چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر ان میں ایسے کیمیکلز ملائے جاتے ہیں جو اس میں زیادہ سے زیادہ لچک پیدا کر دیں۔ اس تمام مواد کو بڑی بڑی دبانے والے مشینوں میں سے گزارا جاتا ہے جو انہیں چپکنے والے گاڑھے مواد میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اور پھر اس سے ربڑ کی مختلف مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ ربڑ کا اسفنج تیار کرنے کے لئے ربڑ کے مواد میں سے اس طرح ہوا گزاری جاتی ہے یا اسے مشین میں اس طرح پھینٹا جاتا ہے جس طرح انڈے کی سفیدی کو مکسر میں پھینٹنے سے اس میں ہوا شامل ہو کر وہ پھول جاتی ہے۔ ربڑ کے مواد میں ہوا شامل ہو کر وہ پھول جاتا ہے اور اس میں ننھے ننھے سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں جس سے وہ ربڑ زیادہ نرم ہو جاتا ہے اور ایسی مصنوعات بنانے میں کام آتا ہے جن میں زیادہ ربڑ کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے فرنیچر کے گدے اور ربڑ کی فوم، اس قسم کے ربڑ میں صرف دسواں حصہ ربڑ ہوتا ہے جبکہ باقی سب ہوا ہوتی ہے۔

مصنوعی ربڑ

پہلے پہل ربڑ قدرتی طور پر اگنے والے ربڑ کے درختوں سے حاصل کیا جاتا تھا جو زیادہ تر وسطی امریکہ میں برازیل کے دریائے ایمیزن کی وادی میں پائے جاتے تھے اور کسی قدر افریقہ کی Latex رکھنے والی کچھ بیلوں میں بھی تھا۔ پھر برطانوی حکومت کی درخواست پر ایک انگریز اس کے ستر ہزار 70'000 بیج انگلینڈ لے آیا اور وہاں ان کی نرسری تیار کی جسے بعد ازاں سری لنکا اور ملایا اور پھر وہاں سے انڈونیشیا تھائی لینڈ اور مشرق بعید کے دوسرے ملکوں میں پہنچایا گیا اور ان علاقوں میں باقاعدہ ربڑ کے جنگلات اگائے گئے۔ موجودہ دور میں قدرتی ربڑ کی بہت بڑی مقدار انہی جنگلات سے حاصل کی جاتی ہے اور بہت کم مقدار جنگلی درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ انیسویں صدی میں موٹر گاڑیوں کی ایجاد کے بعد ربڑ کی مانگ میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ قدرتی ربڑ اس کو پورا نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے وسیع پیمانے پر جنگلات اگائے گئے اور پھر پٹرولیم سے پلاسٹک کی صنعت سے ملتی جلتی مصنوعی ربڑ کی صنعت نے جنم لیا۔ مصنوعی ربڑ دو قسم کا بنایا جاتا ہے ایک عام مقصد کے لئے اور دوسرا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب ستمبر سے ایک جلدی بیماری میں مبتلا ہیں۔ کچھ افاقہ ہوا تھا مگر بیماری پھر عود کر آئی ہے۔ سوزش اور اندرونی خارش بہت تکلیف دے رہی ہے۔ وہ اپنی صحت یابی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب (نمبردار) صدر جماعت احمدیہ 166/7-R ضلع بہاولنگر لکھتے ہیں۔

خاکسار کو ضعف قلب کی تکلیف ہو گئی ہے احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد ابراہیم گجر صاحب صدر جماعت احمدیہ L-3/10 احمد پور سیال ضلع جھنگ کی اہلیہ مکرمہ نور بیگم صاحبہ کے گلے کا کامیاب آپریشن تیسری دفعہ مورخہ 99-12-24 کو اسلام آباد میں ہوا ہے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت کی اہلیہ چند روز سے بیمار ہے ان مبارک ایام میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم بشارت احمد صاحب دفتر صدر عمومی کے قریبی عزیز مکرم رانا عبدالباسط صاحب عبداللہ پور فیصل آباد ریح کی درد سے علیل ہیں۔ پہلے سے بہتری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم میاں عبدالرحیم صاحب ساکن خلیل آباد کنری سندھ ہرنیا کے آپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب سابق زعیم انصاراللہ راولپنڈی حال ناصر آباد شرقی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ احباب کرام سے مجلس نابینا کے اغراض و مقاصد کی کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں نیز درخواست کرتے ہیں کہ نابینا مرد یا خواتین کو "مجلس نابینا" کا ممبر بننے کی تحریک کرکے نیز مجلس کو بھی مطلع کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ ھیلے کالج آف کامرس نے M.Com میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں بی۔ کام ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم ادارہ سے دستیاب ہیں۔ چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی تاریخ 31- دسمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

○ مکرم ناصر احمد ساجد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ ان کے بھائی مکرم منور احمد صاحب فرینکفورٹ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا مورخہ 99-12-3 کو نوازا ہے جس کا نام حسن احمد تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم محمد عالم صاحب مرحوم گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس بچہ کی لمبی عمر اور صحت و سلامتی اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم محمد انور فضل الٰہی خان آف پوہلہ سیکرٹری دعوت الی اللہ امارت کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 26- اگست 1999ء بروز جمعرات بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "احمد سلطان بخش کرم اللہ خان" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، بانصیب اور خادم دین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

○ ہمدرد یونیورسٹی نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

BBA انرز (3 سالہ)۔ BBA(4 سالہ)۔ MBA(2 سالہ)

BBA(3 سالہ) کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ / A- لیول ہے۔

BBA(4 سالہ) کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت SSC / O- لیول ہے۔

MBA(2 سالہ) کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت بیچلرز ہے۔

داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم سٹی کیمپس۔ "B" بلاک۔ آدم جی نگر Off ٹیپو سلطان روڈ۔ کراچی (فون 3447-453، 3210-454) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15- جنوری 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

پیشہ ور چوروں کے ہاتھ کاٹے جائیں۔ دیکھنے میں یہ بھیانک سزا ہے۔ مگر اس سے چوری ختم ہو جاتی ہے۔ چوری کے ذریعے معصوموں کو جو سزا ملتی ہے وہ اتنی بھیانک ہے کہ لوگ نہ زندہ رہتے ہیں نہ مرتے ہیں۔ اور پھر بعض اوقات چور مزاحمت پر قتل بھی کر دیتے ہیں اس کا بھی دھڑکا لگا رہتا ہے۔ معصوموں کو اتنی بھیانک سزائیں ہیں تو چوروں کو کیوں نہ یہ سزائیں دی جائیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی پاکستان اور بھارت کو تلقین

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت سنجیدہ کوشش کرکے ہائی جیکنگ کو ختم کرائیں۔ دونوں ملک باہمی اختلافات بھلا کر ایک دوسرے پر تنقید کا سلسلہ بند کریں امریکی محکمہ خارجہ نے بتایا کہ ہائی جیکروں کا تعلق حرکت المجاہدین سے ہے اور وہ مولانا مسعود اظہر کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

پاک بھارت کشیدگی

بی بی سی نے کہا ہے کہ فوجی حکومت کے آتے ہی بھارت پاکستان کو الگ تھلگ کرنے میں مصروف ہے۔ بھارت اپنے ہاں جاری آزادی کی تمام تحریکوں کا الزام پاکستان کے سر تھوپنا چاہتا ہے۔ طالبان کو بھی طیارے کے اغوا میں ملوث کیا جا رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی بتدریج بڑھ رہی ہے۔ بھارتی ٹی وی چینلز پاکستان اور طالبان کے کردار پر شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے ہیں۔

گروزنی کے وسط میں پہنچنے کی کوششیں ناکام

چیچن جانبازوں نے گروزنی کے وسط میں پہنچنے کی روسی کوششیں ناکام بنا دی ہیں۔ تازہ کوشش میں روسی فوج کا بھاری جانی نقصان ہوا۔ گلی کوچوں میں لڑائی شروع ہو گئی سب سے زیادہ جانی نقصان جنوبی علاقہ میں ٹی وی ٹاور کے قریب لڑائی میں ہوا۔ گروزنی کے ایک ضلع کا مکمل محاصرہ۔ مجاہدین شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔

واجپائی کی سیاسی ساکھ داؤ پر لگ گئی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کی سیاسی ساکھ اغوا شدہ طیارے کی صورت میں داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ ان کو پہلے کرگل کا ہیرو کہا جاتا تھا اب شاید انہیں قندھار کا ولن کہا جائے گا۔ بھارتی مبصروں نے تجزیہ میں کہا ہے کہ حکومت کو اس برس کرگل کے بعد دوسرے بڑے بحران کا سامنا ہے اور وہ کنفیوز نظر آتی ہے۔ اسے مولانا مسعود اظہر کی رہائی پر غور کرنا چاہئے قومی سلامتی کو انتخابی نعرہ بنانے والے قوم پرست لیڈر کی وقت آنے پر نااہلی ثابت ہو گئی۔ طیارہ امرتسر سے کیوں جانے دیا گیا؟ واجپائی کے آگے آگ اور پیچھے کھائی ہے۔ مطالبات مانتے ہیں تو سیاسی طور پر کمزور ہو جاتے ہیں۔ ڈرامہ اگر ٹریجڈی پر ختم ہوا تو ملک میں آگ بھڑک اٹھے گی۔ کسی حکومتی عہدیدار نے واجپائی کے گھر کے محاصرے کے دوران متاثرہ خاندان سے براہ راست بات چیت نہ کرکے معاملہ الجھا دیا ہے۔

شمالی بیت المقدس کا کنٹرول فلسطین کو

اسرائیل آخر کار شمالی بیت المقدس کا کنٹرول فلسطین کو دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ مختلف حکومتی شعبے رفتہ رفتہ فلسطین کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ اسرائیل نے شمالی بیت المقدس کے مقامی ائرپورٹ اتھارٹی کے مشترکہ کنٹرول کی بھی تجویز دے دی ہے۔

آچے میں علیحدگی پسندوں پر فائرنگ

انڈونیشیا کی فوج شمالی آچے میں معمول کی گشت پر تھی کہ علیحدگی پسندوں نے خودکار رائفلوں سے ان پر حملہ کر دیا۔ انڈونیشیا کی فوج نے جوابی فائرنگ کی جس سے 3- افراد ہلاک ہو گئے۔ فوج نے علیحدگی پسندوں کے قبضے سے چینی اسلحہ اور اہم نوعیت کی دستاویزات برآمد کر لیں۔ سال رواں کے دوران فوج اور فری آچے موومنٹ کے چھاپہ ماروں کے درمیان ہونے والی جھڑپوں میں 300- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

پولینڈ میں سردی سے 3 ہلاک

پولینڈ کے جنوب مشرقی شہر لوبلن میں سردی کے ہاتھوں مرنے والے ایک اور شخص کی لاش دریافت ہوئی۔ پولیس کے مطابق سخت سردی کی وجہ سے مرنے والا یہ تیسرا شخص ہے۔

امریکہ کینیڈا سرحد عارضی طور پر بند

سات مشتبہ افراد گرفتار ہونے کے بعد امریکہ اور کینیڈا کی سرحد عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 6

خصوصی استعمال کے لئے عام مصنوعی ربڑ کو SBR کہا جاتا ہے۔ جو دو کیمیکلز سے مل کر بنتا ہے جنہیں Styrene اور Butadiene کہتے ہیں جنہیں قدرتی ربڑ کی طرح آپس میں ملا کر گاڑھا مواد تیار کیا جاتا ہے جسے Latex کہتے ہیں جو بالکل قدرتی Latex جیسا نظر آتا ہے اس میٹیریل کو مشینوں میں سخت کرکے ربڑ کی شکل دی جاتی ہے۔ خاص مصنوعی ربڑ کی آگے کئی قسمیں ہیں جن میں سے ہر قسم خاص مقاصد کے لئے مصنوعات بنانے میں کام آتی ہے۔ یہ خاص ربڑ قدرتی ربڑ اور عام مصنوعی ربڑ سے بہت زیادہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس پر تیل، روشنی اور ہوا ایسا برا اثر نہیں کر سکتے جیسا قدرتی ربڑ اور عام مصنوعی ربڑ پر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے موجودہ زمانے میں مصنوعی ربڑ کو قدرتی ربڑ پر فوقیت حاصل ہے اور ویسے بھی نسبتاً سستا ہونے کی وجہ سے اس وقت ربڑ کی کل پیداوار میں مصنوعی ربڑ کا حصہ قدرتی ربڑ سے کہیں زیادہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 29 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 30۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-16
جمعہ 31 دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-39
جمعہ 31۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 7-06

ہائی جیکروں کا نیا مطالبہ

بھارتی طیارے کو ہائی جیک کرنے والوں نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ طیارے کے مسافروں کو رہا کرنے کے عوض 35 قیدیوں کو رہا کیا جائے اور 20 کروڑ ڈالر ادا کیے جائیں۔ بھارتی مذاکراتی ٹیم کا تیسرا دور بھی بے نتیجہ رہا۔ ہائی جیکروں نے بیماروں کی رہائی سے بھی انکار کر دیا۔ اقوام متحدہ نے اس صورت حال پر کہا ہے کہ بھارت کی ہٹ دھرمی سے مسافروں کی زندگی خطرے میں ہے۔ ہائی جیکروں نے بیمار مسافروں کے علاج کیلئے ڈاکٹر اور ادویات طیارے کے اندر لانے کی اجازت دے دی۔ طالبان نے پہرہ سخت کر دیا۔

طالبان کی تنقید

طالبان نے کہا ہے کہ بھارت ہائی جیکنگ کے مسئلہ سے نبٹنے کے لئے صحیح اقدامات نہیں کر رہا۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ معاملہ فوراً حل کرنا چاہئے۔ ہمارے خلاف بلاجواز پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

طالبان کی تعریف

بھارت نے طالبان کے رویے کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اغوا ہونے والے طیارے کے یرغمالی مسافر قندھار میں طالبان کے رویے کی وجہ سے محفوظ ہیں۔

طیارہ اڑایا گیا تو تباہ ہو جائے گا

اغوا ہونے والے طیارے کے کیپٹن نے انتباہ کیا ہے کہ یرغمالی جہاز کو دوبارہ اڑایا گیا تو تباہ ہو جائے گا۔ طیارے کی تیکنیکی حالت پہلے ہی خراب ہو چکی ہے۔

انجن بند ہو گیا۔ پھر چالو

طیارے کے انجن صبح 7 بجے بند کر دیئے گئے جن سے ائرکنڈیشننگ اور ہیٹنگ سسٹم خراب ہو گیا۔ دو انجینئروں نے ٹینک کا نقص دور کیا۔ اور ایک انجن چالو کر دیا گیا۔ کام کے دوران ایک غیر مسلح ہائی جیکر جہاز سے باہر نکل کر انجینئروں کی نگرانی پر کھڑا رہا۔ ایک نقاب پوش ہائی جیکر نے ائر کنٹرول ٹاور جا کر بھارتی ٹیم سے مذاکرات کئے۔ انجن کی خرابی کے باعث مسافروں کو طیارے سے باہر چہل قدمی کی اجازت دے دی گئی۔ ٹائلٹ کی بھی صفائی کروائی گئی۔ تمام مسافر خیریت سے ہیں۔ دوردرشن نے بتایا کہ بھارتی وفد نے کئی مسافروں سے بات چیت بھی کی۔

بھارتی رویہ مشکوک ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارتی رویہ مشکوک ہے وہ پاکستان کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ بھارت کے طرز عمل سے لگتا ہے کہ وہ پاکستان یا افغانستان کو دہشت گردی میں ملوث کرنا چاہتا ہے۔ بھارتی حکام نے طیارہ کو امرتسر سے پرواز کرنے کی اجازت دے دی جو حیران کن ہے۔ ہمیں کہا گیا کہ طیارے کو لاہور سے پرواز نہ کرنے دی جائے۔ بھارتی مسافروں کی فکر خود بھارتی حکومت کو ہونی چاہئے۔ ہم نے انسانی ہمدردی کی بناء پر طیارہ کو لاہور اترنے کی اجازت دی۔ پاکستان نے اس معاملہ میں بھارت سے مکمل تعاون کیا ہے اور مکمل تعاون کرے گا پاکستانی باشندوں کے ملوث ہونے کا الزام غلط ہے۔ یہ انکی ذمہ داری ہے مسئلہ خود انہیں حل کرنا ہوگا۔ بھارتی طیارے کے اغوا میں پاکستانی باشندوں کے ملوث ہونے کا بھارتی الزام بالکل من گھڑت اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

اقوام متحدہ کا مشن دستبردار

طیارے کے مذاکرات سے اقوام متحدہ کا مشن دستبردار ہو گیا ہے۔ تاہم اقوام متحدہ کے نمائندے نے صحافیوں کو بتایا کہ بھارتی وفد کی بات چیت کامیاب ہونے کی امید ہے۔ ہائی جیکرز واکی ٹاکی پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اردو انگریزی بولتے ہیں۔ مزید شناخت نہیں ہو سکی۔

جسونت سنگھ کا دعویٰ

بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے دعویٰ کیا ہے کہ ہائی جیکرز مسلمان ہیں۔ انکی تعداد 6 ہے۔ انہوں نے حرکت الانصار کے شہید رہنما سجاد افغانی کی میت حوالے کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

امرتسر ائرپورٹ پر کیا ہوا؟

جب اغوا شدہ طیارہ امرتسر ائرپورٹ پر پہنچا تو بھارتی حکام نے امرتسر ائرپورٹ کے حکام کو طیارہ خود روکنے اور مذاکرات نہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ائرپورٹ پر موجود حکام میں سے نصف طیارے کو روکنا چاہتے تھے اور اس سلسلہ میں انتظام بھی کیا گیا تھا۔ دہلی سے حکم دیا گیا کہ تیل بھر دیا جائے اور زیادہ وقت لگایا جائے۔ مگر طیارہ اڑ گیا۔ اس واقعے کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

دنیا ہم پر رشک کرے گی؟

پنجاب کے وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ اداروں کی حکمرانی قائم ہو گئی تو دنیا ہم پر رشک کرے گی سابق دور میں رول آف لاء نہیں بلکہ رول آف رولر تھا۔ اعلیٰ عدلیہ پر ڈنڈے سوٹوں سے حملہ لوٹ کی انتہا تھی۔ اب ہمارے پاس آخری چانس ہے۔

لاہور میں گرفتاریاں

لاہور میں گذشتہ روز مزید 4۔ افراد کو گرفتار کر کے تھانہ سرور میں بند کر دیا گیا۔ ان میں پی آئی اے کے سابق ایم ڈی نواز ٹوانہ اور اتفاق گروپ کے جنرل مینیجر ہارون پاشا شامل ہیں۔

ہری پور میں مکمل ہڑتال۔ فوج آگئی

ہری پور میں گذشتہ روز جنازہ میں قتل ہونے والے 13۔ افراد کی ہلاکت پر مکمل ہڑتال رہی۔ عوام نے ملزموں کے مکان کو نذر آتش کر دیا۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مشتعل ہجوم نے قبرستان میں متنازعہ کمرہ گرا دیا۔ ایک دکان پر بھی حملہ کیا گیا۔ مخالف فرقہ کی عبادت گاہ کی طرف بڑھنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ پولیس کی شیلنگ پر ہجوم منتشر ہو گیا۔ فوج طلب کر لی گئی۔ پولیس اور نیم فوجی دستے شہر میں گشت کر رہے ہیں۔

کرپشن کے الزام میں 5 بڑے گرفتار

احتساب بیورو کی طرف سے گرفتاریوں کے دوسرے راؤنڈ میں سابق وزیر اعلیٰ سرحد مہتاب عباسی، سابق وزیر مواصلات اعظم ہوتی، سابق وزیر بلدیات سرحد حبیب الرحمان تنولی، سابق سیکرٹری خوراک سرحد جاوید عالم خانزادہ اور سابق ڈائرکٹر جنرل پشاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ظاہر شاہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ تمام ریفرنس جلد ہی احتساب کورٹس کو بھیج دیئے جائیں گے۔ سی بی آر اور سی ڈی اے کے سابق چیئرمین اقبال فرید اور شفیع سوانی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ احتساب بیورو نے کہا کہ اس بار آپریشن نادہندگان کا نہیں کرپٹ سیاستدانوں اور افسروں کے خلاف ہے۔

بھارتی حکمت عملی پراسرار ہے

پاکستان میں مقیم جاپانی سفیر نے کہا ہے کہ ہائی جیکنگ کی بھارتی حکمت عملی بے حد پراسرار ہے۔ قندھار گئے ہوئے جاپانی سفارت کاروں نے بتایا ہے کہ طیارہ ٹرمینل سے 200 میٹر دور کھڑا ہے۔ پاکستان آئندہ سال بحرانی دور سے نکل سکتا ہے۔ یاد رہے کہ طیارے کے مسافروں میں ایک جاپانی مسافر بھی شامل ہے۔

پاک بھارت افواج الرٹ

ہائی جیکنگ کے تنازعے پر پاک بھارت کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کی افواج کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ صورت حال کارگل کے بحران جیسی ہو رہی ہے۔ ایک بار پھر دونوں ممالک آمنے سامنے ہیں عالمی میڈیا نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کسی بھی وقت کوئی ناخوشگوار واقعہ ہو سکتا ہے۔

ہم سب مسلمان ہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور کسی کو ہمیں مزید مسلمان بنانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کے نام پر مرنا مارنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اور یہ جمہوریت کی روح کے بھی منافی ہے۔ اسکی بجائے ہمیں غربت کے خاتمے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ 04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
140 ادویات کا خوبصورت بکس قیمت -/1000 دستیاب ہے۔ ہومیوڈاکٹر مسرور کریم بھٹی

ضرورت برائے خانساماں
خواتین یا مرد حضرات ادھیڑ عمر پانی، بجلی، گیس وغیرہ موجود ہے چھوٹی فیملی والے کی گھریلو رہائش کا بندوبست ہے۔
مبارک ہومیوپیتھک کلینک
4/42 بی - دارالعلوم وسطی ربوہ

مردانہ شلوار قمیض بہترین کوالٹی
ہر قسم کے ریڈی میڈ ملبوسات۔
مخصوص ملبوسات پر سیل بھی جاری ہے۔
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212039

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61